شرط رد کر دی

وفد طائف غزوہ تبوک کے بعد اسلام لایا تو انہوں نے یہ شرط کی کہ انہیں نماز معاف کر دی جائے مگر آنحضرت ﷺ نے اسے رد کر دیا اور فرمایا اس دین میں کوئی بھلائی نہیں جس میں نماز نہیں-

(شرح المواهب اللدنيه زرقانی جلد4 ص8 دار المعرفه بيروت-1993ء)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دنیا میں کوئی کسی کے ساتھ دوستی پکی کرتا ہے تو دنیا کے لوگ اپنی دوستی کا حق ادا کرتے ہیں- وہ کون دوست ہے جس کے ساتھ سلوک کیا جاوے تو وہ بے تعلقی ظاہر کرے- ایک چور کے ساتھ ہمارا سچا تعلق ہو تو وہ بھی ہمارے گھر میں نقب زنی نہیں کرتا' تو کیا خدا تعالیٰ کی وفا چور کے برابر بھی نہیں- خدا تعالیٰ کی دوستی تو وہ ہے کہ دنیا داروں میں اس کی کوئی نظیر ہی نہیں دنیا داروں کی دوستی میں تو غدر بھی ہے- تھوڑی سی رنجش کے ساتھ دنیا دار دوستی توڑنے کو تیار ہو جاتا ہے- مگر خدا تعالیٰ کے تعلقات پکے ہیں- جو شخص خدا تعالیٰ کے ساتھ دوستی کرتا ہے خدا تعالیٰ اس پر برکات نازل کرتا ہے- اس کے گھر میں برکت دیتا ہے- اس کے کپڑوں میں برکت دیتا ہے- اس کے پس خوردہ میں برکت دیتا ہے-

بخاری میں ہے کہ نوافل کے ذریعہ سے انسان خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرتا ہے- نوافل ہر شئے میں ہوتے ہیں- فرض سے بڑھ کر جو کچھ کیا جائے وہ سب نوافل میں داخل ہے- جب انسان نوافل میں ترقی کرتا ہے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے- اور اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے- خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص میرے ولی سے مقابلہ کرتا ہے وہ میرے ساتھ لڑائی کے لئے تیار ہو جائے- خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی محبت کرنے والے بھی غنی' بے نیاز ہو جاتے ہیں- لوگوں کی تکذیب کی کچھ پروا نہیں رکھتے- جو لوگ خلقت کی پروا کرتے ہیں وہ خلق کو معبود بناتے ہیں- خدا تعالیٰ کے بندوں میں ہمدردی بہت ہوتی ہے- مگر ساتھ ہی ایک بے نیازی کی صفت بھی لگی ہوئی ہے- وہ دنیا کی پروا نہیں کرتے- آگے خدا تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے کہ دنیا کھچی ہوئی ان کی طرف چلی آتی ہے-

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 506)

قرب الٰہی پانے کا ذریعہ

بیوت الحمد منصوبہ

☼ قرآن کریم اور احادیث میں بیواؤں' غرباء اور بے سہارا لوگوں کی ضروریات زندگی کو پورا کرنے اور بہتر سہولتیں مہیا کرنے کو خدا تعالیٰ کے پیار حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا ہے- بیوت الحمد منصوبہ اس عظیم مقصد کے پانے کا بہترین زینہ ہے- اس منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے- ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 87 مستحق خاندان اس منصوبہ کی برکات سے فیض یاب ہو رہے ہیں اس کالونی میں ابھی آٹھ کوارٹرز زیر تعمیر ہیں- اسی طرح تقریباً پانچ صد احباب کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کیلئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے- احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں- ایک مکان کے پورے اخراجات تخمیناً 5 لاکھ روپے سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں-

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

ماہر امراض جلد کی آمد

☼ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مکرمہ ڈاکٹر عائشہ خان صاحبہ ماہر امراض جلد مورخہ 26 جنوری 2003ء بروز اتوار مریضوں کا معائنہ کریں گی- یہ سہولت خصوصاً خواتین کیلئے ہے لیکن مرد حضرات بھی ان کے مشورہ سے استفادہ کر سکتے ہیں- ضرورت مند احباب و خواتین پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنا نمبر حاصل کر لیں-

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1959ء (1)

15 تا 18 جنوری جماعت احمدیہ غانا کا 34 واں جلسہ سالانہ۔ حاضری 5 ہزار کے لگ بھگ رہی۔

28 تا 31 جنوری آل انڈیا سٹوڈنٹس کانفرنس بمقام پٹیالہ بھارت میں جماعتی وفد کی شرکت اور تقسیم لٹریچر

29 تا 31 جنوری پہلے آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا افتتاح حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے فرمایا۔ انعامات حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے تقسیم فرمائے۔

30 جنوری فری ٹاؤن سیرالیون میں حکومت سے امداد یافتہ پہلے احمدیہ سکول کا افتتاح ہوا۔

جنوری سویڈن سے ماہنامہ Active Islam تین زبانوں سویڈش، نارویجن اور ڈینش میں جاری ہوا۔

جنوری ہالینڈ مشن کی طرف سے ڈچ ماہنامہ الاسلام کا اجرا

20 تا 22 فروری مشرقی پاکستان کا 40 واں جلسہ سالانہ

21 فروری تا **10** مارچ حضور کا سفر سندھ

فروری انگلینڈ سے عیسائی پادریوں کے ایک وفد نے سیرالیون میں آکر بیماروں کو تندرست کرنے کا دعویٰ کیا مگر احمدیہ مشن کے چیلنج پر فرار ہو گئے۔

7,8 مارچ مجلس انصار اللہ کراچی کا پہلا سالانہ اجتماع۔ حضرت مصلح موعود کا ریکارڈ شدہ پیغام سنایا گیا۔

8 مارچ چیف کمشنر کراچی نے مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے تحت فضل عمر ڈسپنسری کا افتتاح کیا۔

11 مارچ جوگی کارتا انڈونیشیا میں احمدیہ بیت الذکر کا سنگ بنیاد۔ اس کا افتتاح 24 جولائی کو ہوا۔

9 اپریل گورنر پنجاب (بھارت) کی قادیان آمد

17 اپریل حضور نے آخری خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد حضور بیماری کی وجہ سے تشریف نہیں لا سکے۔

17,18 اپریل جماعت کی 40 ویں مجلس مشاورت۔

24,25 اپریل آل اڑیسہ احمدیہ کانفرنس (بھارت) کا انعقاد

7 تا 10 مئی حضور کا سفر نخلہ۔

8 مئی بیت نور فرینکفرٹ کا سنگ بنیاد چوہدری عبداللطیف صاحب نے رکھا۔

8 مئی مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کی طرف سے فضل عمر ہومیو ڈسپنسری کا قیام۔

10 مئی جنجہ (یوگنڈا) میں احمدیہ بیت الذکر کا افتتاح۔ ڈیڑھ لاکھ شلنگ خرچ آیا۔

مئی ربوہ سے ماہنامہ البشریٰ جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام شائع ہونے لگا اس کے مدیر ملک مبارک احمد صاحب تھے۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر (نمبر 239)

عجائب خانہ دنیا کے بے شمار عجائبات

مارچ 1886ء میں حضرت بانی جماعت احمدیہ ہوشیار پور میں قیام فرما تھے۔ ان دنوں آپ کا ایک علمی مذاکرہ آریہ سماج ہوشیار پور کے مدارالمہام لالہ مرلیدھر صاحب ڈرائنگ ماسٹر سے معجزہ "شق القمر" کے موضوع پر ہوا جس میں سینکڑوں کا مجمع تھا آپ نے اس پر جلالی انداز میں حقائق پیش فرمائے کہ لالہ صاحب مبہوت ہو کر مجلس سے راہ فرار اختیار کر گئے۔

لالہ صاحب کا مایہ ناز اعتراض یہ تھا کہ یہ معجزہ انگریزی فلسفہ کی رو سے قانون قدرت کے برخلاف ہے۔ حضرت اقدس نے اس کا مفصل جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:-

"خواص اشیاء ختم نہیں ہو سکتی .... اگر **ایک دانہ خشخاش کے خواص تحقیق کرنے کے لئے تمام فلاسفر اولین و آخرین قیامت تک اپنی دماغی قوتیں خرچ کریں تو کوئی عقلمند باور نہیں کر سکتا کہ وہ ان خواص پر احاطہ تام کر لیں"**

("سرمہ چشم آریہ" طبع اول صفحہ 45)

حضرت نے اس سلسلہ میں عجائبات عالم کا نہایت شرح وبسط سے اور نہایت دلچسپ انداز میں تذکرہ فرمایا مثلاً فرمایا:

"ڈاکٹر برنی آر نے اپنے سفرنامہ کشمیر میں پیر پنجال کی چڑھائی کی تقریب بیان پر بطور ایک عجیب حکایت کے لکھا ہے جو ترجمہ کتاب مذکورہ کے صفحہ 80 میں درج ہے کہ ایک جگہ پتھروں کے ہلانے جلانے سے ہم کو ایک بڑا سیاہ بچھو نظر پڑا جس کو ایک نوجوان مغل نے جو میری جان پہچان والوں میں تھا اٹھا کر اپنی مٹھی میں دبا لیا اور پھر میرے نوکر کے اور میرے ہاتھ میں دے دیا مگر اس نے ہم میں سے کسی کو بھی نہ کاٹا۔ اس نوجوان سوار نے اس کا باعث یہ بیان کیا کہ میں نے اس پر قرآن کی ایک آیت پڑھ کر پھونک دی ہے اور اسی عمل سے اکثر بچھوؤں کو پکڑ لیتا ہوں۔ اور صاحب کتاب فتوحات وفصوص جو ایک بڑا بھارا نامی فاضل اور علوم فلسفہ وتصوف میں بڑا ماہر ہے وہ اپنی کتاب فتوحات میں لکھتا ہے کہ ہمارے مکان پر ایک فلسفی اور کسی دوسرے کی خاصیت احراق آگ میں کچھ بحث ہو کر اس دوسرے شخص نے یہ عجیب بات دکھلائی کہ فلسفی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کوئلوں کی آگ میں جو ہمارے سامنے مجمر میں پڑی ہوئی تھی ڈال دیا اور کچھ عرصہ اپنا اور فلسفی کا ہاتھ آگ پر رہنے دیا۔ مگر آگ نے ان دونوں ہاتھوں میں سے کسی پر ایک ذرا بھی اثر نہ کیا۔ اور راقم اس رسالہ نے ایک درویش کو دیکھا کہ وہ سخت گرمی کے موسم میں یہ آیت قرآنی پڑھ کر و اذا بطشتم بطشتم جبارین زنبور کو پکڑ لیتا تھا اور اس کی نیش زنی سے بکلی محفوظ رہتا تھا۔ اور خود اس واقم کے تجربہ میں بعض تاثیرات عجیبہ آیت قرآنی کی آ چکی ہیں جن سے عجائبات قدرت حضرت باری جل شانہ معلوم ہوتے ہیں۔ **غرض یہ عجائب خانہ دنیا کا بے شمار عجائبات سے بھرا ہوا ہے۔**"

(سرمہ چشم آریہ صفحہ 52)

بیسویں صدی کے بارہ خوش نصیب بزرگ

حضرت سید میر محمد اسماعیل صاحب سول سرجن (ولادت 18 جولائی 1881ء۔ وفات 18 جولائی 1947ء) حضرت اماں جان سیدہ نصرت جہاں بیگم کے چھوٹے بھائی تھے آپ کی چشمدید شہادت کے مطابق مندرجہ ذیل خوش نصیب بزرگوں کے پیچھے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے نماز باجماعت پڑھی ہے:-

(1) حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول (2) حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی (3) حضرت حکیم فضل الدین صاحب مرحوم بھیروی (4) پیر سراج الحق صاحب نعمانی (5) مولوی عبدالقادر صاحب لدھیانوی (6) بھائی شیخ عبدالرحیم صاحب (7) حضرت میر ناصر نواب صاحب (8) مولوی سید سرور شاہ صاحب (9) مولوی محمد احسن صاحب امروہوی (10) پیر افتخار احمد صاحب۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب یہ روایت سپرد قرطاس کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں:-

"دوسری روایتوں سے قاضی امیر حسین صاحب اور میاں جان محمد کے پیچھے بھی آپ کا نماز پڑھنا ثابت ہے۔" (سیرت المہدی جلد سوم صفحہ 42 روایت 550 طبع اول اپریل 1939ء قادیان)

حضرت میاں جان محمد صاحب کے سوا جن کا جنازہ خود حضرت اقدس نے پڑھایا باقی بزرگان دین آپ کے بعد بھی عرصہ تک زندہ رہے۔ اس نماز جنازہ کے بعد حضور نے فرمایا:-

"ہم نے اس مرحوم کے لئے بہت دعائیں کیں اور **ہمیں یہ خیال بندھ گیا کہ یہ شخص ہم سے محبت رکھتا تھا، ہمارے ساتھ رہتا تھا۔ ہمارے ہر کام میں شریک ہوتا تھا"**

(تذکرۃ المہدی حصہ اول صفحہ 112 از حضرت پیر سراج الحق نعمانی طبع اول جون 1915ء قادیان)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

باجماعت نماز میں امام کی پیروی کریں نیز وقار کے ساتھ شامل ہوں

نماز سے متعلق چند ضروری مسائل

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

نماز باجماعت شروع ہونے پر سنت نفل چھوڑ دیں

جب امام نماز شروع کردے اور تکبیر تحریمہ کہے تو جو لوگ بیت الذکر میں نوافل اور سنتیں پڑھ رہے ہوں انہیں فوراً بلاتوقف اپنی نماز چھوڑ کر امام کے ساتھ فرضوں میں شامل ہو جانا چاہئے۔ بعض لوگ یہ خیال کر کے کہ آدھی رکعت رہ گئی ہے یا صرف التحیات باقی ہے۔ اس لئے ہم جلدی جلدی اسے ختم کر کے امام کے ساتھ رکوع میں یا رکوع جانے تک مل سکیں گے اپنی نماز توڑتے نہیں بلکہ باوجود امام کے نماز شروع کر دینے کے سنتیں پڑھتے رہتے ہیں اور امام کے رکوع میں جانے تک سنتوں سے فارغ ہو کر امام سے فرضوں میں آ ملتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے اپنی سنتیں بھی مکمل کر لیں اور ہمیں امام کے ساتھ پہلی رکعت بھی مل گئی مگر یہ ناجائز ہے کیونکہ حدیث سے ثابت ہے کہ نماز باجماعت کے شروع ہوتے ہی سوائے فرض نماز کے اور کوئی نماز جائز ہی نہیں اس لئے احباب کو چاہئے کہ جب امام پہلا اللہ اکبر کہے تو فوراً بلاپس وپیش اپنی سنتیں یا نوافل چھوڑ دیں اور فرضوں میں آ ملیں اور فرضوں سے فارغ ہو کر نئے سرے سے پوری سنتیں پڑھیں۔ ہاں جو شخص سو جائے یا اور کسی وجہ سے مثلاً ظہر کی نماز نہیں پڑھ سکا۔ پھر وہ عصر کے وقت بیت الذکر میں گیا اور اپنے طور پر اس نے ظہر کے فرض پڑھنے شروع کئے کہ امام نے عصر کی نماز شروع کرائی تو ایسا شخص نماز نہیں توڑے گا بلکہ اسے چاہئے کہ پوری طرح ظہر کے فرض پڑھ کر پھر عصر میں شریک ہو۔ نماز توڑنے کا حکم نوافل اور سنتوں کے متعلق ہے فرضوں کے متعلق نہیں۔

امام کے ساتھ فوراً نماز شروع کردیں

جب امام تکبیر تحریمہ کہے تو تمام لوگ جو بیت میں ہوں انہیں بلاتوقف نماز شروع کر دینی چاہئے۔ بعض لوگ غلطی سے یہ سمجھ کر کہ امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہونے سے بھی نماز مل جاتی ہے فوراً جماعت میں شریک نہیں ہوتے بلکہ آپس میں باتیں کرتے رہتے ہیں۔ اور جب امام رکوع میں جاتا ہے تب شریک ہوتے ہیں۔ مگر یہ ناجائز ہے۔ حدیث میں لکھا ہے:-

جب امام اللہ اکبر کہے تو بلاتوقف مقتدیوں کو چاہئے کہ اللہ اکبر کہیں۔

سورۃ فاتحہ پڑھنی ضروری ہے

جس طرح یہ صحیح ہے کہ نماز کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کا پڑھنا امام اور مقتدی دونوں کے لئے ضروری ہے اور نماز کی کوئی رکعت سورۃ فاتحہ کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح یہ بھی صحیح ہے کہ جو شخص بیت میں اس وقت پہنچے جب کہ امام رکوع میں ہو تو وہ رکوع کی حالت میں شریک ہو کر بغیر سورہ فاتحہ کے پڑھنے کے اس رکعت کو پا سکتا ہے لیکن اس کے یہ معنے نہیں کہ امام سورہ فاتحہ پڑھ رہا ہے اور ایک شخص آرام سے بیت الذکر میں بیٹھا ہے اور یہ خیال کر کے کہ چلو رکوع میں شریک ہو کر بھی رکعت مل سکتی ہے۔ سورہ فاتحہ کے پڑھنے کا موقع گنوا دے اور پھر رکوع میں مل کر وہ رکعت پالے۔ یہ اس کی غلطی ہے ایسے شخص کو امام کے ساتھ وہ رکعت نہیں مل سکتی۔ پس جسے امام کے پیچھے قیام کا موقع ملتا ہے اور پھر وہ نماز میں شامل نہیں ہوتا بلکہ رکوع میں آ ملتا ہے اسے وہ رکعت نہیں ملے گی کیونکہ اس نے سورہ فاتحہ نہیں پڑھی۔ اور بغیر سورہ فاتحہ کے پڑھنے کے رکعت نہیں ہو سکتی۔ ہاں جو اپنی طرف سے کوشش کر کے بیت الذکر کو روانہ ہوا مگر باوجود اس کی سعی کے اسے رکوع ملا تو بغیر سورہ فاتحہ کے پڑھنے کے بھی اس کی رکعت ہو گئی ورنہ نہیں۔

امام سے پہلے نماز کا کوئی رکن ادا نہیں کرنا چاہئے

یہ ایک محکم اور نہایت پختہ اصل ہے کہ مقتدی نماز کا کوئی فعل امام سے پہلے ادا نہیں کر سکتا۔ لیکن اگر کوئی مقتدی ایسا کرے تو بعض احادیث میں ایسے مقتدی کو گدھے کا خطاب دیا گیا ہے لیکن نہایت افسوس ہے کہ اس زمانہ میں لوگوں میں 90 فیصدی سے زیادہ اشخاص اس اصول کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ جب تک ہر جماعت کے امیر سیکرٹری اور پیش امام اس کو کوشش کر کے دور نہ کریں گے اس کا دور ہونا مشکل ہے امام جب رکوع کے بعد کھڑا ہو کر سجدہ میں جانے کے لئے اللہ اکبر کہتا ہے اور خود سجدہ کرنے کے لئے جھکنے لگتا ہے تو قبل اس کے کہ امام اپنا ماتھا زمین پر رکھے دے اکثر مقتدی سجدے میں چلے جاتے ہیں اور ان کا ماتھا زمین پر امام کے ماتھے سے پہلے لگتا ہے بالخصوص جب کہ امام بھاری بدن کا ہو۔ یا کسی اور وجہ سے آہستہ آہستہ جھک کر زمین تک پہنچتا ہو۔ بے شک اس غلطی کے عام ہونے کی وجہ زمین کی کشش ثقل ہے کہ نیچے جاتے وقت سوائے اس کے کہ وقار اور ارادہ سے اپنے آپ کو آہستہ آہستہ لے جاوے طبعاً جلدی اور یکدم زمین تک جا پہنچتا ہے مگر شرعاً یہ سخت منع ہے اور گدھا بننے کے مترادف ہے۔

اب میں بخاری شریف کی ایک حدیث لکھتا ہوں احباب اسے پڑھیں اور آئندہ اس خطرناک غلطی سے بچیں۔

براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ جب ہم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے اور آپ سمع اللّٰہ لمن حمدہ کہنے کے بعد سجدہ میں جانے لگتے تو جب تک اپنا ماتھا زمین پر نہ رکھ دیتے ہم میں سے کوئی شخص سجدہ میں جانے کے لئے اپنی پیٹھ تک نہ جھکاتا بلکہ سیدھا کھڑا رہتا۔ پھر جب آپؐ سجدہ میں ماتھا زمین پر رکھ چکتے تب ہم سجدہ میں جانے کے لئے جھکنا شروع کرتے۔

اب احمدی دوست اپنی اپنی بیوت الذکر کے مقتدیوں کے حال پر نظر کریں۔ اگر وہ اس حدیث پر نظر کرتے ہیں تو فبہا ورنہ ان کا فرض ہے کہ وہ اس غلطی کی اصلاح کریں۔ پس میں بڑے ادب مگر اس سے بھی زیادہ تاکید سے عرض کرتا ہوں کہ آئندہ ہر احمدی نہایت احتیاط اور توجہ سے اس حدیث پر عمل پیرا ہو۔ ورنہ علم ہو جانے کے بعد ایسا کرنا خدانخواستہ نماز کے حبط ہو جانے کا قوی اندیشہ رکھتا ہے۔

چنانچہ لکھا ہے کہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ایک مسجد میں تشریف لے گئے وہاں کے مقتدیوں کو دیکھا کہ امام کے سجدہ میں جانے سے قبل سربسجود ہو جاتے ہیں۔ آپ نے نماز سے فارغ ہو کر دریافت فرمایا کہ یہ مسجد کب سے بنی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا۔ حضور اس مسجد کو تعمیر ہوئے تیس سال ہوئے ہیں جس پر آپ نے انہیں بڑی شدومد سے وعظ فرمایا اور بڑی تاکید سے انہیں اس غلطی کے چھوڑنے کی طرف توجہ دلائی۔

پس میں جماعت کے تمام عہدہ داروں بالخصوص تعلیم وتربیت کے سیکرٹریوں سے امید رکھتا ہوں کہ وہ میرے اس مضمون کو پڑھنے کے بعد خصوصیت سے اس غلطی کو دور کرنے کی طرف متوجہ ہوں گے بلکہ زیادہ بہتر طریق یہ ہے کہ ہماری جماعتوں میں جو لوگ پیش امام ہیں وہ چند روز تک یعنی جب تک کہ لوگ اس مسئلہ پر عمل کرنے لگ جائیں۔ ہر نماز میں تکبیر سے پہلے یہ حدیث سنا کر اپنے مقتدیوں کو سمجھا دیں گے کہ جب امام اپنا ماتھا زمین پر رکھ چکے تب مقتدی سجدہ کے لئے جھکنا شروع کریں اس سے پہلے نہیں۔

اس حدیث شریف میں امام سے پہلے کسی رکن کے ادا کرنے والے کو جو گدھا کہا گیا ہے یہ تو عین بجا ہے اور صحیح تشبیہ پر مبنی ہے کیونکہ گدھا ہمیشہ مالک کے کنٹرول سے باہر رہنا چاہتا ہے وہ دائیں لے جانا چاہتا ہے تو گدھا بائیں جاتا ہے۔ وہ بائیں لے جانا چاہتا ہے تو یہ دائیں جاتا ہے۔ تبھی اکثر اوقات ڈنڈے کھاتا ہے پس جو مقتدی بھی امام کے کنٹرول میں نہیں رہتا بلکہ اس پر سبقت لے جاتا ہے وہ کیا فرق رکھتا ہے۔ اس گدھے سے جو مالک کے کنٹرول میں نہیں رہتا بلکہ یہ بڑا گدھا ہے اور ڈنڈوں کے زیادہ قابل ہے کہ گدھا تو لاعقل ہو کر ایسا کرتا ہے اور یہ عاقل ہو کر۔ اور گدھا تو ایک معمولی انسان کی مخالفت کرتا ہے اور یہ ساری کائنات کے سردار کی۔

اور نماز میں یہ کل اتباع تو ایک ٹریننگ ہے اصل مقصد یہ ہے کہ جو امام وقت ہو اس کی پوری پوری اتباع کرو۔ تمہارے سب کام اسی کے اشارہ اسی کی سکیم اور اسی کے تجویز کردہ پروگرام کے ماتحت ہوں۔

دو ارکان نماز میں وقفہ

نماز کا یہ ایک شرعی مقررہ اصل ہے کہ اس کے ہر رکن میں انسان اتنا ضرور ٹھہرے کہ وہ رکن دوسرے رکن سے ممتاز نظر آئے لیکن افسوس ہے کہ آج کل بعض نئے احمدی ہونے والے بہت سے احباب نماز میں دو جگہ اس اصل کو توڑتے ہیں۔ اول رکوع سے سر اٹھا کر بجائے اس کے کہ وہ اطمینان سے تھوڑی دیر سیدھے کھڑے رہیں۔ وہ رکوع سے سر اٹھاتے ہی بغیر سیدھا کھڑا ہونے کے فوراً سجدہ میں جانے کے لئے جھک جاتے ہیں۔ دوم پہلا سجدہ کر کے بجائے اس کے کہ وہ اطمینان سے بیٹھ جائیں اور پھر پندرہ بیس سیکنڈ ٹھہر کر دوسرے سجدہ میں جائیں پہلے سجدہ سے سر اٹھا کر بغیر سیدھا بیٹھنے کے دوسرے سجدہ میں چلے جاتے ہیں اور یہ دونوں فعل سخت ناپسندیدہ اور منع ہیں۔ پس ضروری ہے کہ رکوع سے سر اٹھا کر انسان سیدھا کھڑا ہو اور ٹھہر کر سجدہ میں جھکے نیز ضروری ہے کہ پہلا سجدہ کر کے انسان سیدھا اطمینان سے بیٹھ جائے اور ٹھہر کر دوسرے سجدہ میں جائے۔ اس بارہ میں چند احادیث لکھی جاتی ہیں۔

حدیث بخاری میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے حضور سے نماز کی ترکیب پوچھی تو آپؐ نے اسے جو جواب دیا اس میں جو حصہ اس مسئلہ کے متعلق ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:-

جب تو رکوع کرے تو رکوع میں اطمینان سے ٹھہرا رہ پھر رکوع سے سر اٹھا اور ٹھیک سیدھا اطمینان سے کھڑا رہ پھر سجدہ میں جا اور اطمینان سے سجدہ میں رہ پھر پہلے سجدہ سے سر اٹھا اور اطمینان سے بیٹھ جا، پھر دوسرے سجدہ میں جا اور اطمینان سے سجدہ میں پڑا رہ۔

براءؓ بن عازب سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع اور آپؐ کا سجدہ اور آپؐ کا رکوع کے بعد کھڑا ہونا اور آپؐ کا دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا وقت کے لحاظ سے قریباً برابر ہوتا تھا۔ یعنی جتنی دیر آپؐ رکوع میں لگاتے قریباً اتنی دیر ہی آپؐ رکوع کے بعد کھڑے رہتے اور جتنی دیر آپؐ سجدہ میں لگاتے قریباً اتنی ہی دیر آپؐ دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے میں لگاتے۔

ثابتؓ سے روایت ہے کہ حضرت انسؓ صحابی ہماری مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا کہ آؤ میں تمہیں نماز پڑھاؤں گا اور تمہیں نماز سکھانے کے لئے میں کوشش کر کے بعینہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نماز پڑھوں گا ذرا کمی نہ کروں گا۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت انسؓ نماز میں رکوع کے بعد اتنا عرصہ کھڑے رہتے کہ بعض مقتدی سمجھتے کہ آپ بھول گئے ہیں اور دو سجدوں کے درمیان اتنی دیر بیٹھتے کہ بعض مقتدی خیال کرتے کہ آپ بھول گئے ہیں۔

یہ تین حدیثیں احباب کی واقفیت کے لئے کافی ہیں اس لئے آئندہ احمدی دوست رکوع کے بعد سیدھے اطمینان سے کھڑے ہو کر اور ٹھہر کر سجدہ میں جائیں نیز پہلے سجدہ کے بعد اطمینان سے بیٹھ کر اور ٹھہر کر دوسرے سجدہ میں جائیں اور دونوں وقفوں میں جلدی نہ کریں اور پہلے وقفہ میں کم سے کم اتنا ضرور قیام کریں کہ مقررہ الفاظ دہرائیں۔

دوڑ کر یا تیز چل کر نماز باجماعت میں ملنا منع ہے

بعض لوگ جب بیت الذکر میں پہنچتے ہیں اور امام کو رکوع میں پاتے ہیں یا رکوع کرنے کے وہ قریب ہوتا ہے تو اس خیال سے کہ رکوع میں شامل ہو کر ہم یہ رکعت پاسکتے ہیں اپنی معمولی اطمینان والی رفتار کو چھوڑ کر جلدی کرتے ہیں۔ اور دوڑ کر یا عام رفتار کو تیز کر کے امام کے ساتھ نماز میں شریک ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہ امر بالکل ناجائز ہے کیونکہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سخت ناپسند کیا ہے۔ چنانچہ بخاری شریف میں ہے۔

راوی کہتا ہے کہ ہم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک آپؐ نے پاؤں کی آہٹ اور قدموں کا شور سنا۔ آپؐ نے نماز سے فارغ ہو کر لوگوں سے پوچھا کہ یہ آہٹ اور شور کیسا تھا لوگوں نے کہا کہ حضور ہم لوگ نماز میں شامل ہونے کے لئے چونکہ جلدی جلدی چل کر آئے اس لئے یہ ہمارے چلنے کی آواز تھی۔ آپؐ نے فرمایا کہ دیکھو آئندہ ایسا نہ کرنا بلکہ جب تم لوگ نماز کو آؤ تو سکینت، وقار اور اطمینان سے چل کر آؤ جلدی نہ کرو۔ اور دوڑو مت بلکہ جتنی نماز مل جائے اتنی امام کے ساتھ پڑھ لو اور جو حصہ رہ جائے وہ بعد میں پورا کر لو۔

اس حدیث سے اس امر کی سخت ممانعت ہے کہ نماز کے کسی حصہ کے پانے کے لئے انسان اپنی عام وقار اور اطمینان والی رفتار میں تیزی پیدا کرے بلکہ خواہ امام رکوع میں ہو خواہ کسی اور رکن میں نماز میں شامل ہونے والے کو قطعاً اپنی عام وقار والی رفتار میں ذرا بھی تیزی پیدا نہ کرنی چاہئے لیکن افسوس ہے کہ آج کل لوگ رکوع میں ملنے کے لئے بھاگ اور دوڑ شروع کر دیتے ہیں۔ اور وقار وغیرہ سب بھول جاتے ہیں۔ حالانکہ اس رکوع میں ملنے کا کیا فائدہ جو رکوع کا حکم دینے والے کی ناراضگی کا موجب ہو اور اس نماز کو حاصل کرنے کا کیا نتیجہ جو نماز کی قدر کرنے والے کی ناخوشی کا سبب ہو۔

امید ہے کہ دوست آئندہ اس امر کا خصوصیت سے خیال رکھیں گے اور رکوع میں ملنے کی خاطر قطعاً وقار کو ہاتھ سے نہ دیں گے۔

(الفضل 10 ستمبر 1936ء)

محمد ضیاء ناصر صاحب

راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے مخلص اور فدائی نوجوان

مکرم عبدالوحید صاحب آف فیصل آباد کا ذکر خیر

مکرم عبدالوحید صاحب ابن عبدالستار صاحب 12 دسمبر 1971ء کو چک نمبر 61ج۔ب دھرڑ وڑ میں پیدا ہوئے آپ کے تین بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ آپ اپنے بھائیوں میں تیسرے نمبر پر تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گورنمنٹ پرائمری سکول چک نمبر 61ج۔ب سے حاصل کی بعد ازاں میٹرک 1987ء میں فیصل آباد بورڈ سے پاس کیا۔ 1991ء میں اپرنٹس ٹریننگ سنٹر فیصل آباد سے آٹو مکینک کا ایک سالہ ڈپلومہ لیا۔

مکرم عبدالوحید صاحب جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ 1996ء میں مجلس کریم نگر میں بطور ناظم صنعت و تجارت آپ نے کام کیا۔ اور مرکزی صنعتی نمائش میں نمایاں پوزیشن حاصل کی۔

1997-98ء میں ضلعی مجلس عاملہ فیصل آباد میں بطور ناظم صنعت و تجارت کام کیا اور اس دوران ضلع فیصل آباد مرکزی صنعتی نمائش میں دوئم رہا۔

1999ء تا دم آخر آپ بطور ناظم عمومی مجلس کریم نگر نہایت توجہ سے کام کرتے رہے۔

آپ کو خدمت دین کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ 2000ء میں آپ 16 دن کے لئے اسیر راہ مولیٰ بھی رہے۔ آپ نے شعبہ عمومی کے تحت ایک عمومی کمیٹی بنائی ہوئی تھی جس کا باقاعدہ اجلاس ہوتا تھا جس میں محلہ کے حالات خدام کی نمازوں پر ڈیوٹیاں، لجنہ کے اجلاسات اور دوسرے پروگراموں پر ڈیوٹیوں کا جائزہ لیا جاتا تھا۔ اسی طرح آپ ڈیوٹی پر موجود خدام کا خصوصی خیال رکھتے تھے۔ نماز جمعہ نیز جماعتی پروگراموں میں ڈیوٹی پر موجود خدام کے لئے شربت یا چائے وغیرہ بنواتے تھے۔

ماہ رمضان میں افطاری کے وقت ڈیوٹی دینے والے خدام کے لئے آپ پکوڑے گھر سے بنوا کر لاتے۔ اور خدام کے ساتھ بیت الذکر میں ہی افطاری کرتے۔

راہ مولیٰ میں قربان ہونے سے 5 دن پہلے آپ نے خون کا عطیہ دیا اور شہادت کے دن مورخہ 14 نومبر 2002ء فجر کی نماز کے بعد خاکسار کے ساتھ مل کر آپ نے ڈیوٹی دینے والے خدام کی لسٹ تیار کی جس میں آپ نے سارے سال کا جائزہ لے کر خدام کو مختلف پوزیشنیں دیں۔ اس دن ہم معمول سے زیادہ دفتر خدام الاحمدیہ میں بیٹھے رہے۔ اسی طرح آپ نے دفتر خدام الاحمدیہ کے لئے اپنے کمرے کے پردے لا کر دیئے کہ ان کو دفتر میں لگا دیا جائے۔

شہادت کے روز ڈیوٹی دینے والے خدام کو آپ نے افطاری پر سوپ پلانے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ اسی غرض سے آپ مرغی کا گوشت لینے پہنچے ہی تھے کہ ایک معاند احمدیت نے خنجر سے آپ پر اچانک حملہ کیا۔ جس کا وار آپ کے دل پر لگا۔ آپ بھرے بازار میں آدھ گھنٹہ پڑے رہے۔ مگر کسی نے آپ کو ہسپتال نہیں پہنچایا۔ ایک غیر از جماعت جو آپ کو جانتا تھا اس نے آپ کے گھر اطلاع دی تو آپ کے چھوٹے بھائی اور ایک احمدی دوست وہاں پہنچے آپ کو ہسپتال لے جایا گیا مگر ہسپتال پہنچتے ہی آپ نے اپنی جان راہ مولیٰ میں قربان کر دی۔

خاکسار شہید کے ساتھ نائب ناظم کے طور پر کام کرتا رہا ہے۔ آپ نے کبھی بھی میرے ساتھ سختی سے کام نہیں لیا۔ بلکہ اگر میں کوئی غلطی کرتا تو بہت پیار کے ساتھ سمجھاتے وہ مجھ سے اکثر کہتے کہ تم میرے چھوٹے بھائی کی طرح ہو۔ مجھ کو ان سے کوئی بھی کام ہوتا خواہ وہ جماعتی ہوتا یا دنیاوی آپ نے کبھی بھی مجھے انکار نہیں کیا۔ شہادت سے کچھ دن پہلے میں نے مذاق میں آپ کو کہا کہ وحید صاحب آپ آخری دس دنوں کے لئے کوئی اور نائب مقرر کر لیں میرا اس سال اعتکاف پر بیٹھنے کا ارادہ ہے۔ تو آپ نے کہا مجھے رمضان میں کچھ کام ہیں اور میں نے زیادہ دیر ربوہ رہنا ہے اس لئے میرے بعد سارے کام تم نے سنبھالنے ہیں۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹتے ہوئے جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ اور سب احباب جماعت کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ (آمین)

غزل

میرے فردا کے لئے رات کو رونے والے
تجھ کو کب جانتے ہیں چین سے سونے والے

دیکھ آنے کو ہے عالم پہ کوئی تازہ بہار
خواب آئندہ سے تکیوں کو بھگونے والے

وہ جو اس پار ہیں سرگرداں سرِ حلقۂ غیر
کوئی پل جاتا ہے سب ہیں ترے ہونے والے

تیری آواز کے قدموں سے لپٹ جاتا ہوں
مجھ سے بے جاں میں نئی جان سمونے والے

اب یہی دھن ہے کہ ہر زخم کو تازہ رکھوں
میرے زخموں کو بہت ناز ہے دھونے والے

احمد مبارک

میری ہمسفر - مکرمہ سلمیٰ بیگم صاحبہ مرحومہ

محترم چوہدری شبیر احمد صاحب

میری اہلیہ مکرمہ سلمیٰ بیگم دختر نیک اختر عم محترم سردار عبدالحمید رفیق حضرت مسیح موعود نے جس پامردی اور عزم و استقلال کے ساتھ میرے ساتھ وقف کو نبھایا اس کے پیش نظر وہ مجھے ہمیشہ یاد رہیں گی۔

1945ء سے وہ میرے عقد میں آئیں جبکہ خاکسار ایک سرکاری محکمہ ملٹری اکاؤنٹس میں ملازم تھا 1950ء میں میں نے ان پر اپنے ارادہ وقف زندگی کو ظاہر کیا جس پر انہوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا اور میں علیٰ وجہ البصیرت کہہ سکتا ہوں کہ انہوں نے یہ عہد تا مرگ کمال اخلاص محبت اور وفاداری سے نبھایا اور اس سرخروئی کے عالم میں 14 جون 2001ء کو مولائے حقیقی کی خدمت میں حاضر ہوگئیں۔

سلمیٰ بیگم میرے چچا کی بیٹی تھیں ان کی رہائش لاہور میں اور ہماری سیالکوٹ میں تھی تاہم آنا جانا لگا رہتا تھا اس لئے مجھے ان کا بچپن دیکھنے کا بھی موقعہ ملا میں نے لاہور میں تعلیم کے سلسلہ میں چند ماہ گزارے انہیں بچپن ہی سے قرآن مجید سے بڑا لگاؤ تھا چنانچہ اس عرصہ میں انہوں نے مجھ سے ڈیڑھ دو پارے باترجمہ پڑھے بڑے اہتمام سے بلاناغہ سبق لیتیں شادی کے بعد قرآن مجید سے ان کا لگاؤ عشق کی حد تک پہنچا ہوا دیکھا سورۃ یٰسین اتنی کثرت سے زیر مطالعہ رکھتیں کہ اس صورت کے اوراق ہی ظاہر کرتے تھے کہ کسی نے انہیں حرز جان بنایا ہوا ہے اپنے بچوں کی دنیوی تعلیم کے لئے اتنی فکر مند نہ رہیں جتنی دینی تعلیم اور خصوصاً قرآن مجید کی تعلیم کے لئے فکر مند رہیں اس فکر مندی سے میرے سارے بچے قرآن مجید بہت اچھا پڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ سب کو اس پاک کلام کی برکتوں سے نوازتا رہے۔

سلمیٰ بیگم نے اپنے بچوں کو بچپن ہی سے دعا اور خدا تعالیٰ کی محبت کا دلدادہ بنایا قدم قدم پر دعا کی طرف توجہ دلاتی تھیں حتیٰ کہ رات کو بیٹھے بٹھائے بجلی بجھ جاتی تو کہتیں کہ سب دعا کرو بجلی آ جائے۔ تو سارے بچے دعا میں لگ جاتے یا اللہ بجلی آ جائے یا اللہ بجلی آ جائے اور جب آ جاتی تو سب کہتے اللہ تعالیٰ نے ہماری دعا سن لی اور بجلی آ گئی وہ منظر بڑا پر کیف ہوتا تھا۔

خاکسار کو جماعتی دوروں کے لئے اکثر ربوہ سے باہر جانا ہوتا یا کسی غرض کے لئے بھی سفر اختیار کرنا ہوتا تو سب اہل خانہ کو جمع کر کے اجتماعی دعا کرواتیں اور پھر مجھے رخصت کرتیں غرض کسی مناسب موقعہ پر بھی وہ دعا کرنا نہ بھولتی تھیں۔

ہمارے چچا جان نے ایک لمبا عرصہ اپنے بچوں کو قادیان میں بغرض تعلیم و تربیت رکھا۔ 1939ء میں جماعت کی گولڈن جوبلی کے موقع پر حضرت ام طاہر نے چند بچیوں کے گروپ کو ایک نظم یاد کروائی جو جوبلی کے موقع پر حضرت مصلح موعود کی خدمت میں بچیوں نے ترنم سے سنائی سلمیٰ بیگم بھی خوش گلو تھیں اور اس گروپ میں شامل تھیں جنہوں نے حضرت فضل عمر کا مترنم آواز میں استقبال کیا وہ اکثر اس کا ذکر بڑی خوشی سے کیا کرتی تھیں نیز حضرت ام طاہر کی انتظامی قابلیت کا خصوصیت سے ذکر کرتی تھیں۔

زندگی میں بعض آزمائشیں بھی آئیں لیکن سلمیٰ بیگم بفضل خدا کمال صبر و تحمل اور وفاداری اور خندہ پیشانی سے ہر آزمائش میں پوری اتریں۔

1951ء میں والد صاحب (حضرت حافظ عبدالعزیز صاحب) کی وفات ہوگئی کچھ عرصہ بعد سیالکوٹ میں مقیم خاندان کے چار افراد ربوہ میں ہمارے ہاں آ گئے خاکسار کی رہائش ان دنوں میڈیم کوارٹر میں تھی الاؤنس بمشکل سو روپے کے برابر تھا اس وقت میرے اپنے بچے بفضل خدا چار تھے اس طرح خاکسار کے ذمہ 10 افراد کے کنبہ کی کفالت کی ذمہ داری آ گئی مگر سلمیٰ بیگم نے اشارۃً بھی کبھی شکایت نہیں کی کہ اتنے افراد کیوں آ گئے ہیں اور ہر قسم کی تنگی ترشی بطیب خاطر برداشت کی۔

ایک مرتبہ دفتر میں حساب میں غلط فہمی سے میرے ذمہ ہزاروں روپیہ کی ذمہ داری آ پڑی مجھے حکم ہوا کہ فوراً اس کی تلافی کی جائے سلمیٰ بیگم سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے اپنا سارا زیور اتار کر دے دیا کہ سلسلہ کے نقصان کی تلافی کر دی جائے لیکن جب میرا معاملہ ایک کمیشن کے سپرد بغرض تحقیق و فیصلہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ یہ صرف ایک غلط فہمی کا نتیجہ تھا سلسلہ کے ایک پیسہ کا بھی نقصان نہیں ہوا سلمیٰ بیگم کو سارا زیور واپس مل گیا لیکن یقیناً اللہ تعالیٰ کی بے پناہ خوشنودی ان کے حصہ میں آئی ہوگی اور میرے دل میں جو ان کی قدر و منزلت بڑھی اس کا تو کوئی اندازہ نہیں کر سکتا۔

عزیزم ظفر احمد سرور جو بفضل خدا مربی بن کر پاکستان افریقہ، امریکہ میں خدمت کرنے کا شرف پا چکا ہے جامعہ کے دوسرے تیسرے درجے میں تھا کہ جامعہ کی پڑھائی سے گھبرا گیا اپنی والدہ سے اس نے اپنی گھبراہٹ کا ذکر کیا انہوں نے دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اس دردمندانہ طریق پر سمجھایا کہ بچے کی ہمت بندھ گئی اور بالآخر اس نے جامعہ کی تعلیم کو مکمل کر کے دم لیا اور آج وہ بفضل خدا امریکہ میں بطور مربی خدمات انجام دے رہا ہے۔

1951ء میں وقف کے بعد ربوہ میں رہائش پذیر ہونے پر سب سے پہلی آزمائش تو یہ ہوئی کہ سرکاری ملازمت میں آمد قریباً تین سو روپیہ ماہوار تھی اور وقف میں قریباً 90 روپے رہ گئی سلمیٰ بیگم نے کبھی اس کا شکوہ نہ کیا اس کے تدارک کے طور پر بعض غیر ضروری اخراجات بند کر دیئے مثلاً ہم پان کھایا کرتے تھے پاندان بند کر دیا گیا اخبار رسائل بند کر دیئے گئے کھانے کے اخراجات میں گوشت کم کر دیا گیا ایک پاؤ گوشت کا سالن دو وقت کر لیا جاتا غرض تحریک جدید کے مطالبہ سادہ زندگی کو مدنظر رکھا گیا کچھ کفایت اس طرح ہوگئی کہ سرکاری مکان کی نسبت تحریک جدید کے کوارٹر کا کرایہ بہت کم تھا بہرحال اللہ تعالیٰ نے آمد گرنے کے باوجود باعزت گزر اوقات کے سامان پیدا کر دیئے۔

اب سلمیٰ بیگم کے جانے کے بعد میں اکثر سوچتا ہوں کہ میں نے انہیں کبھی کوئی تکلیف تو نہیں پہنچائی تو یاد آتا ہے کہ مشترکہ زندگی میں دو مواقع ایسے آ ہی گئے جب میری طرف سے میری غفلت کے نتیجہ میں ان کو بے حد دکھ پہنچا ان موقعوں کو یاد کر کے سوائے استغفار کے اور کچھ نہیں کر سکتا ایک موقع اس طرح پیدا ہوگیا کہ۔

تقسیم ہند سے پہلے ہماری رہائش فیروزپور میں تھی اور کرایہ کا مکان ہندوؤں کے محلہ میں تھا ہندوستان کے کئی شہروں میں قتل و غارت کا بازار گرم تھا اس دن مجلس خدام الاحمدیہ کا اجلاس بعد نماز عشاء احمدیہ بیت الذکر میں غیر معمولی طول پکڑ گیا رات کے بارہ بجے گئے اور سلمیٰ بیگم ہندوؤں کے محلہ میں گھر ہونے کی وجہ سے سخت خائف رہیں رات کے بارہ بجے کے بعد خدام کے اجلاس سے فارغ ہو کر جب میں گھر پہنچا تو وہ زارو قطار رو رہی تھیں اس پر مجھے اتنا صدمہ ہوا کہ آج تک بھلائے نہیں بھولتا اور سلمیٰ بیگم کی دینداری کا یہ عالم کہ یہ معلوم کر کے کہ دینی مصروفیات کے باعث دیر ہوئی ہے کبھی اس کا گلہ نہ کیا دوسرا موقع سلمیٰ بیگم کو میری طرف سے تکلیف پہنچنے کا یوں پیدا ہوا کہ 1960ء میں خاکسار کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی بیگم صاحبہ کے حج بدل کے لئے قریباً دو ماہ بیرون ملک رہنے کا موقع ملا ان دنوں خاکسار کا مکان دارالنصر میں تھا خال خال آبادی تھی علاوہ ازیں گرمی اتنی شدید تھی کہ حج کے بارے میں ایسی خبریں بھی اخباروں میں آتی تھیں کہ گرمی کی وجہ سے آج اتنے حاجی مر گئے اور کل اتنے مر گئے جب رہائشی مکان کا ماحول اور ایسی اعصاب شکن خبریں سلمیٰ بیگم کے لئے کس قدر اذیت ناک ہو سکتی تھیں اس کا اندازہ لگانا آسان نہیں خاکسار کی طرف سے یہ غفلت ہوئی کہ اس سارے عرصہ میں اپنی خیریت کی کوئی اطلاع نہ دی سلمیٰ بیگم نے اس اذیت کو صبر و تحمل سے دعاؤں کے ساتھ برداشت کیا اور حج کی سعادت کی خوشی کے باعث کبھی میری غفلت کا گلہ شکوہ نہ کیا۔ تاہم مجھے ان دو غفلتوں کا احساس بھلائے نہیں بھولتا سلمیٰ کے لئے دعا اور اپنے لئے استغفار کے سوا کچھ نہیں کر پاتا۔

اپنے سب سے بڑے بیٹے ظفر احمد سرور کو بھی اسی احساس عظمت کے تحت وقف کیا اور وقتاً فوقتاً اسے نصائح کرنے کا سلسلہ جاری رکھا ان کے دل پر خدمت دین کی عظمت کا اتنا اثر تھا کہ ایک خادم دین کی بیوی ہونے پر بہت خوشی اور فخر محسوس کرتی تھیں ایک مرتبہ بیرون ملک رہنے والی میری ایک بیٹی پاکستان آئی اور مجھے بنگلہ دیش کے دورے پر پاکستان سے باہر جانا پڑا بیٹی نے شکوہ کیا کہ میں پاکستان گئی اور ابا جان بیرون ملک چلے گئے اس پر سلمیٰ بیگم نے بیٹی کو لکھا مجھے فخر ہے کہ میرا شوہر دین کا خادم ہے۔

غریبوں کے خیال سے وہ روز کا کھانا کچھ زائد پکایا کرتی تھیں اور وہ کھانا اکثر کسی نہ کسی غریب کے کام آ جاتا تھا کبھی دودھ بیچنے والی اور کبھی کوئی اور غریب بچے ہوئے کھانے سے مستفید ہو جاتا تھا۔

سلمیٰ بیگم نے اپنی تینوں بہوؤں سے بیٹیوں جیسا سلوک رکھا بفضل خدا ہمارے گھر میں ساس بہو کا جھگڑا کبھی رونما نہیں ہوا اور نجی ماحول ہمیشہ خوشگوار رہا۔

خدمت خلق

سلمیٰ بیگم کو ہومیو طریق علاج سے بڑی دلچسپی تھی ایک مرتبہ خدمت خلق کے طور پر ایک پڑوسن کے ایک بیمار بچے کو دوا دی اور وہ بفضل خدا اچھا ہو گیا اس سے قبل وہ پڑوسن ہم سے ناراض رہتی تھی اس حسن سلوک سے وہ سلمیٰ بیگم کی مداح بن گئی سلمیٰ بیگم کی اس دلچسپی سے بچوں کا ابتدائی علاج معالجہ گھر میں ہی ہو جاتا تھا اور اس طرح طبی اخراجات میں بہت کفایت ہو جاتی تھی۔

ایک مرتبہ ہمارے دارالرحمت شرقی والے مکان میں ایک ایسی خاکروبہ ملنے آئی جو کبھی تحریک جدید کے کوارٹروں میں رہائش کے دوران ہمارے گھر میں صفائی کیا کرتی تھی اس کی آمد پر اتنی خوش ہوئیں کہ اسے یکصد روپیہ پیش کر دیا جس سے وہ غریب عورت بڑی خوش ہوگئی۔

ایک مرتبہ ایک دورہ پر جاتے ہوئے وہ میرے ہمراہ تھیں ایک کارکن بھی ہمراہ تھا جسے کسی دفتری معاملہ میں میں نے جھڑک دیا گھر میں واپس آنے پر مجھے انہوں نے وہ بات یاد دلائی اور کہا ماتحتوں کے ساتھ نرمی سے پیش آنا چاہئے۔ ان کا دل غریبوں کے لئے ہمدردی سے ہمیشہ پر رہتا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو بار بار یاد کرتی تھیں ایک دفعہ ایک بہو کو کہا کہ آپ کے جو سفید رنگ کے جوتے ہیں وہ پہنا کریں تو بہو نے کہا کہ کالے پیروں میں سفید جوتے کیا اچھے لگیں گے اس وقت تو سلمیٰ بیگم چپ رہیں اور دوسرے دن بہو کو کہنے لگیں دیکھو! اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہاتھ دیئے پاؤں دیئے یہ کتنی نعمتیں ہیں ان پر خدا کا شکر ادا کرنا چاہئے ان کو کالے کہہ کر ناشکری کا اظہار نہیں کرنا چاہئے علاوہ ازیں سفید پاؤں کو کالے کہنا بھی مناسب نہیں غرض بہو کو پیار اور محبت سے بعض قیمتی نکتے سمجھا دیئے۔

دینداری ان کے خمیر میں تھی وصیت کا نمبر 5935 ہے گویا بچپن سے ہی طبیعت میں دینداری کا رنگ تھا ایک مرتبہ میرے ایک دوست نے ان کا وصیت نمبر دیکھ کر کہا کہ مجھے سمجھ آ گئی ہے کہ آپ کے بچے کیوں دیندار ہیں آپ کی بیگم کا وصیت نمبر بتلا رہا ہے۔ سلمیٰ بیگم تحریک جدید میں بھی دفتر اول کی مجاہدہ تھیں۔

کفایت شعاری

سلمٰی بیگم کو چاندی کے روپے جمع کرنے کا بڑا شوق تھا اس کی افادیت اس وقت خوشگوار حیرت میں ظاہر ہوتی جب میں کہتا کہ دفتر سے جو رقم پیشگی لی تھی وہ اب واپس کرنا ضروری ہے تو وہ چاندی کے چمکتے ہوئے روپے پیش کر دیتیں۔ جو انہوں نے روزمرہ کی کفایت شعاری سے محفوظ کئے ہوتے تھے یہ لمحہ میرے لئے بڑی خوشگوار حیرت کا موجب ہوا کرتا تھا وہ میری ضرورت کے پیش نظر اپنے شوق کو قربان کر دیتیں آئندہ سال وہ پھر چاندی کے روپے جمع کرنا شروع کر دیتیں حتیٰ کہ چاندی کے روپے ناپید ہو گئے اور ان کی بجائے کاغذی نوٹ آ گئے۔

آسٹریلیا کا دورہ

1989ء میں سو سالہ تقریب شکرانہ منانے کا اہتمام آسٹریلیا مشن بھی کر رہا تھا ان دنوں آسٹریلیا میں مربی انچارج مکرم سید شکیل احمد منیر صاحب تھے ان کی بیگم عزیزہ نعیمہ شکیل صاحبہ رشتہ میں میری بھانجی تھیں سلمٰی بیگم ان کی خالہ تھیں مکرم شکیل صاحب اور مکرمہ نعیمہ صاحبہ کے دل میں ہماری غیر معمولی محبت اور احترام کے جذبات بھرے ہوئے تھے انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اجازت لے کر خاکسار کو سو سالہ تقریب میں مرکز کے نمائندہ کے طور پر بلوایا اور ساتھ ہی اپنی خالہ کو بھی شمولیت کی دعوت تھی اس کی بھی حضور ایدہ اللہ نے اجازت مرحمت فرما دی چنانچہ اس تقریب کی وجہ سے ہم دونوں میاں بیوی قریباً دو مہینے آسٹریلیا میں رہے ہم دونوں میاں بیوی کے آنے جانے کا خرچ عزیزان شکیل اور نعیمہ نے برداشت کیا۔

اس دوران خصوصی تقریبات میں شمولیت کے علاوہ خاکسار نے جماعتی تربیت کا باقاعدہ اہتمام رکھا خطبہ جمعہ اور رمضان المبارک کے ایام میں قرآن مجید کا درس دیا جاتا رہا اس قسم کی خدمات میں سلمٰی بیگم کا تعاون مجھے حاصل رہا ان کی معاونت سے اطفال و ناصرات کی تربیت کے لئے ایک آڈیو کیسٹ تیار کی گئی جو مخلص گھرانوں نے بصد شوق حاصل کی۔

کچھ عرصہ بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی آسٹریلیا میں تشریف آوری متوقع تھی اس لئے اس کی بیت کی وسیع وعریض عمارت اور حضور کی قیام گاہ کی تزئین کا کام جاری ساری تھا اس مقدس خدمت میں خاکسار اور سلمٰی بیگم کو بھی موقع ملا آسٹریلیا کے مخلصین نے وقار عمل کے ذریعہ سلسلہ کا بہت سا روپیہ بچا لیا اللہ تعالیٰ سب کو اجر عظیم سے نوازے۔

آسٹریلیا جاتے ہوئے راستہ میں سنگاپور کے ایئر پورٹ پر ہمارے ٹکٹ میں ایک سقم کی وجہ سے سخت پریشانی اٹھانی پڑی سنگاپور سے آسٹریلیا جانے والے جہاز کی روانگی میں وقت تھوڑا رہ گیا تھا اور ٹکٹ کے سقم کو دور کروائے بغیر ہم اس میں سوار نہیں ہو سکتے تھے اس سقم کو دور کروانے کے لئے سنگاپور ایئر پورٹ کی بلند و بالا اور وسیع وعریض عمارت میں مجھے بڑی دوڑیں لگانی پڑیں کبھی دوسری منزل اور کبھی تیسری منزل اور کبھی پھر پہلی منزل میں متعلقہ دفتر تلاش کرنے کے لئے سرگرداں رہا اور سلمٰی بیگم نے مردوں کی طرح کمال ہمت اور دلیری سے بدستور میرا ساتھ دیا اسی دوران بھاگ دوڑ میں بھی وہ دعاؤں میں بدستور ہمہ وقت مصروف رہیں بالآخر اللہ تعالیٰ نے اس سقم کے ازالہ کا بندوبست کر دیا اور ہم اللہ کے فضل سے بھاگ دوڑ کر کے آسٹریلیا والے جہاز میں سوار ہو گئے اور پروگرام کے مطابق سڈنی پہنچ گئے جہاں عزیزان شکیل اور نعیمہ ہمارے منتظر تھے۔

آسٹریلیا سے واپسی پر ہم سنگاپور ٹھہرے وہاں مخلصین جماعت نے ہماری بے حد خدمت کی اور ہم سے مرکز کی برکات سے حصہ لینے کی بھی تقریبات پیدا کیں۔ سلمٰی بیگم کے ہمراہ ہونے کی وجہ سے مستورات میں بھی رسائی حاصل ہوئی غرض سلمٰی کی رفاقت سے خدمت دین کے زیادہ مواقع میسر آئے۔

میرے ہمسفر نے زندگی کے آخری دس سال میں قریباً تنہا ہی سفر کیا۔ دس سال بستر علالت پر گزارے قوت گویائی روز اول سے ختم ہو چکی تھی تاہم بعض اوقات اپنے نواسوں اور پوتوں کو اور خاص طور پر خاکسار کو دیکھ کر خوشی کے آثار ظاہر ہوتے تھے۔ دن بھر کی خدمت میں گھر کے سارے افراد حصہ لیتے خصوصاً ان کی چھوٹی ہمشیرہ بشریٰ بیگم تو ہمہ وقت خدمت کرتیں۔ علاوہ دوا کے فزیو تھراپی اور کھلانے پلانے کا خاص خیال رکھتیں اللہ تعالیٰ سب خدمت کرنے والوں خصوصاً عزیزہ بشریٰ کو حسنات دارین سے نوازے۔

اولاد

اللہ تعالیٰ نے ہمیں تین بیٹوں اور تین بیٹیوں سے نوازا۔

1۔ ظفر احمد سرور مربی سلسلہ امریکہ (اہلیہ ناہید ظفر بنت مکرم ڈاکٹر اقبال احمد خان مظفر گڑھ)۔
2۔ فضل احمد طاہر لندن (اہلیہ امۃ المصور شمسی بنت مکرم ڈاکٹر محمد احسن خان واہ کینٹ)۔
3۔ قمر احمد کوثر ربوہ (اہلیہ منصورہ قمر بنت مکرم چوہدری مختار احمد ڈوگر۔ ربوہ)
4۔ قمر النساء بیگم چوہدری حامد احمد ابن مکرم چوہدری علی محمد بی اے بی ٹی۔
5۔ بدر النساء بیگم مکرم حسن اقبال خان ابن مکرم ڈاکٹر اقبال احمد خان مظفر گڑھ۔
6۔ منصورہ فرحت بیگم مکرم ڈاکٹر رشید محمد راشد آئی سپیشلسٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ۔

نصف صدی سے زائد عرصہ ہم دونوں کا ساتھ رہا اس نے کڑوی بات کہی نہ میں نے کڑوا قول کہا رنج سہے تو باہم مل کر خوشیاں لوٹیں باہم مل کر عمر رواں کا لمحہ لمحہ باعث تسکین رہا

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے (حضرت مسیح موعود)

یوگا کی ریاضت اوراس کی فلاسفی

ترجمہ: احمد مستنصر قمر صاحب

جناب بی، کے، ایس اینگر (B.K.S.IYENGAR) نے اپنی کتاب "Light on Yoga" میں یوگا اور اس ریاضت کی فلاسفی پر نہایت مفید اور سیر حاصل بحث کی ہے۔ ان کے مطابق لفظ یوگا سنسکرت زبان کے لفظ "یج" سے نکلا ہے۔ جس کا مطلب ہے مل جانا، باہم ایک ہو جانا، ساتھ لگ جانا، متحد ہو جانا، اپنی توجہ کو کسی ایک چیز پر مرکوز کر دینا، اسی کے متعلق سوچنا اور اس کو اپنے اوپر نافذ کر لینا۔ دراصل یہ "ہماری سوچ کا صحیح معنوں میں خدا کی سوچ سے مل جانے کا نام ہے"۔ اور ایک ہندو مصنف مہادیو دیسائی نے مقدس گیتا کے ایک ایڈیشن کے تعارف میں لکھا ہے کہ یوگا سے مراد انسانی جسم، روح اور شعور کی تمام صلاحیتوں کا خدا کی رضا سے مکمل طور پر ہم آہنگ ہو جانا ہے۔ یوگا کی ریاضت انسان کو زندگی کے مختلف پہلوؤں پر متوازن نظر ڈالنے کے قابل بناتی ہے۔

یوگا ہندو فلسفے کے چھ بنیادی حصوں میں سے ایک ہے۔ ہندو خیال کے مطابق ہر چیز ایک عظیم عالمگیر ہستی سے نکلی ہے۔ جسے پرم آتما یا پرماتما کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یعنی خدائے بزرگ و برتر۔ اسی عالمگیر ہستی سے نکلنے والی چیز "جیواتما" ہے یعنی انسانی روح۔ یوگا کو یہ نام اس لئے دیا گیا کہ یہ جیواتما کو پرماتما کے ساتھ ہم آہنگ کر دیتا ہے۔ چنانچہ اسی ہم آہنگی کے نتیجے میں "موکشا" یعنی نجات ملتی ہے۔ جو کوئی یوگا فلاسفی کے رستے پر چلتا اور ریاضت کرتا ہے اسے یوگی یا یوگن کہتے ہیں۔

مقدس گیتا یعنی ہندوؤں کی آسمانی کتاب کے چھٹے باب میں یوگا فلاسفی پر نہایت عمدہ مضمون درج ہے۔ گیتا کا یہ باب یوگا فلاسفی کی تعریف میں مستند ترین تصور کیا جاتا ہے۔ اس میں حضرت کرشن ارجن یوگا کے معنی بتاتے ہوئے بیان فرماتے ہیں کہ یوگا فلاسفی کا مقصد دکھ اور تکلیف سے نجات حاصل کر لینا ہے۔ عبارت یوں ہے "جب انسان کا ذہن، شعور، عقل اور نفس (اہنکارا) ہر طرح سے کنٹرول میں آ جائیں اور بے تاب کر دینے والی نفسانی خواہشات سے نجات پا جائیں اور انسان اپنے ہی وجود میں موجود روح میں قرار پکڑ جائے تو وہ "یکتا" ہو جاتا ہے۔ یعنی وہ جو کہ خدا کے ساتھ تعلق حاصل کر لیتا ہے۔ گویا اسی میں سے ہو جاتا ہے۔ جہاں ہوا نہ ہو وہاں چراغ نہیں ٹمٹماتا۔ چنانچہ ایسا ہی ایک ایسے یوگی کے ساتھ ہوتا ہے۔ جو خدا کی روح میں مکمل قرار پکڑ جائے۔ جب ذہن، شعور اور نفس کی بے چینی یوگا کے راستے پر چلنے سے ختم ہو جائے تو یوگی کو اپنے وجود کے اندر ایک کاملیت کا احساس ہوتا ہے۔ تب اسے ایک ایسی دائمی اور امر ہو جانے والی خوشی کا علم ہوتا ہے جو عام انسانی سوچ کے احاطہ میں نہیں آ سکتی۔ بلکہ اس کے ادراک سے باہر ہے۔ شعور اس کی گہرائی کو نہیں پا سکتا۔ جس طرح ایک ہیرا مختلف زاویوں سے دیکھنے سے روشنی کے مختلف رنگوں کو منعکس کرتا ہے اسی طرح یوگا کے طریق پر چلنے والا باطنی خوشی اور امن حاصل کرنے کے لئے مختلف طریقوں سے کوشش میں لگا رہتا ہے"

مقدس گیتا میں ایک اور جگہ لفظ یوگا کی مزید تشریح بھی ملتی ہے۔ اور ایک اور ریاضت "کرمایوگا" کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ جس کا مطلب ہے اپنے عمل سے یوگا کرنا۔ یعنی انسان کا حقیقی زور اعمال پر ہونا چاہئے نہ کہ اعمال کی جزا پر۔ کرمایوگا کے مطابق انسان کو اعمال کی جزا پر توجہ نہ دینی چاہئے بلکہ نیک اعمال بجا لاتے رہنا چاہئے۔ یہ اعمال ایسے ہوں کہ جو خدا کی راہ میں خالص ہوں اور نفس کی ملونی سے پاک ہوں۔ کامیابی اور ناکامی کے خیال سے بالاتر ہوں۔ یوگا اس کے لئے نہیں ہے جو زیادہ کھاتا ہے نہ ہی اس کے لئے جو فاقوں کو اپنا مقصود بنا لیتا ہے۔ نہ اس کے لئے جو بہت زیادہ سوتا ہے اور نہ ہی اس کے لئے جو راتوں کو جاگتا ہے۔ بلکہ یہ اعتدال کا نام ہے۔ کھانے اور آرام میں اعتدال کے رستے پر چلنے کا نام۔ یوگا کا طریق تمام پریشانی اور تکلیف سے نجات حاصل کر لینے کے لئے ہے۔

کٹھوپنشد میں یوگا کی تشریح یوں کی گئی ہے کہ "جب انسان کی تمام حسیں مکمل طور پر آرام میں ہوں۔ جب ذہن سکون میں ہو اور جب شعور بالکل صحیح راستے پر گامزن ہو تب حقیقی معنوں میں کہا جا سکتا ہے کہ انسان بلند ترین مقام تک پہنچ گیا ہے۔ ذہن اور نفس اور دیگر اعضاء پر مسلسل اور مستقل مزاجی کے ساتھ کنٹرول کرنے کو یوگا کہتے ہیں۔ جسے یہ منزل مل جائے وہ پردوں سے نکل آتا ہے"

ذہن پر کنٹرول کرنا آسان نہیں۔ مقدس گیتا کے چھٹے باب میں حضرت کرشن اور ارجن کے درمیان ایک گفتگو کا ذکر ملتا ہے۔ ارجن سری کرشن سے پوچھتا ہے۔ "کرشن تم کہتے ہو کہ یوگا کے طریق پر چلنے سے انسان خدا سے مل جاتا ہے۔ لیکن ہمیشہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ذہن کو تو کسی پل چین نصیب نہیں۔ اور اعمال میں کمی بیشی نفس کا خاصہ ہے۔ انسان کا ذہن اور نفس ضدی ہیں۔ اپنی ضد پر مضبوطی سے قائم رہنے والے ہیں۔ انہیں کنٹرول کرنا ایسے ہی مشکل ہے جیسے ہوا پر قابو پانا"۔ حضرت کرشن نے جواباً فرمایا۔ "یہ درست ہے کہ نفس پر قابو پانا آسان نہیں۔ لیکن مستقل کوشش اور جدوجہد سے اس پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ اور خواہشات نفسانی سے بری ہونا مستقل جدوجہد کا ہی محتاج ہے"۔

یہی یوگا کی ریاضت کی فلاسفی ہے۔

مزید معلومات کے لیے www.yoga.com وزٹ کریں۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

☼ اللہ تعالیٰ نے مکرم چوہدری مبشر احمد بقاپوری صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ کو شادی کے دو سال بعد 18 نومبر 2002ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''سبیکہ مبشر'' عطا فرمایا ہے بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ بچی چوہدری ناصر احمد صاحب بقاپوری نصیرہ آباد حلقہ سلطان کی پوتی اور چوہدری لطیف انور صاحب آف اوکاڑہ کی نواسی ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک اور خادم دین بنائے اور ماں باپ کیلئے قرۃ العین بنائے۔

نکاح

☼ مکرم ماسٹر ملک مظہر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چک 10/P تحصیل خان پور ضلع رحیم یار خان لکھتے ہیں کہ میرے بڑے بیٹے مکرم ملک نذر احمد صاحب سیکرٹری مال و نائب قائد ضلع رحیم یار خان ابن مکرم بشارت احمد صاحب کا نکاح ہمراہ محترمہ فوزیہ اقبال صاحبہ بنت ملک محمد اقبال صاحب نمبردار چک نمبر 245/E.B گگو منڈی تحصیل بورے والا ضلع وہاڑی مورخہ 8 مارچ 2002ء کو مبلغ 50,000 ہزار روپے حق مہر پر مکرم عزیز احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا۔ جبکہ رخصتی مورخہ 22 ستمبر 2002ء کو عمل میں آئی۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اس رشتے کو دونوں فریقین کیلئے بابرکت فرمائے۔

☼ مکرمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم مرزا ظہور احمد صاحب دارالنصر غربی الف کا نکاح ہمراہ مکرم عبدالمنان صاحب ولد مکرم عبدالکریم صاحب مرحوم دارالعلوم شرقی کے بعوض چالیس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ 10 جنوری 2003ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر بیت الاقبال میں مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی سابق صدر محلہ دارالنصر غربی اقبال نے پڑھا۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

☼ مکرم کامران زاہد احمد صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت سمعی و بصری تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی ہمشیرہ خالدہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد صاحب آف راولپنڈی کا آپریشن ہو رہا ہے۔ احباب جماعت سے اس کی کامیابی اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

☼ مکرم شریف احمد بنو صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ اسلام آباد وسطی تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم لطیف احمد صاحب طاقی زعیم انصار اللہ حلقہ F-11 اسلام آباد 3 اور 4 جنوری 2003ء کی درمیانی شب حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ مورخہ 5 جنوری بروز اتوار بعد نماز ظہر بیت المبارک ربوہ میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال ثانی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب انچارج شعبہ رشتہ ناطہ نے دعا کروائی۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹے مقیم امریکہ اور ایک بیٹی طالبہ علم میڈیکل کالج یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم مولوی صالح محمد صاحب مرحوم مربی سلسلہ (فیکٹری ایریا ربوہ) کے بیٹے اور حضرت میاں فضل محمد صاحب ہرسیاں والے رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے۔ اسلام آباد میں CDA میں فرض شناس آفیسر تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی دعاؤں کی بدولت باوجود مخالفت کے آپ کو ترقی حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

کامیابی

☼ دسویں جماعت کی ایک احمدی طالبہ تابندہ غفار ساکن Schlochtern شلوشٹرن جرمنی کو غیر ملکی طلبہ و طالبات کیلئے مقابلہ کے ایک امتحان میں وظیفہ کی حقدار قرار دیا گیا ہے۔ اس خبر کو مقامی اخبار نے بھی شائع کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

(اخبار احمدیہ جرمنی جنوری 2003ء)

دورہ نمائندہ الفضل

☼ ادارہ الفضل نے مکرم احمد حسیب صاحب کو بطور نمائندہ الفضل لاہور کے دورہ پر مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے بھیجا ہے۔

(i) توسیع اشاعت الفضل

(ii) وصولی اشتہارات

(iii) اشتہارات کی ترغیب

احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کے دورہ کو کامیاب کرے۔ (آمین)

(مینیجر روزنامہ الفضل)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

رجسٹریشن کا قانون امریکہ نے واضح اور صاف الفاظ میں کہا ہے کہ پاکستان کا نام ان ملکوں کی فہرست سے نہیں نکالا جائے گا جن کے شہریوں کو امریکی سلامتی کیلئے خطرہ سمجھا جاتا ہے پاکستانی سفیر نے امریکی اٹارنی جنرل ایشکرافٹ اور اعلیٰ امریکی اہلکاروں سے واشنگٹن میں ملاقات کی تھی۔ ملاقات میں امریکی اٹارنی جنرل نے پاکستانی وفد پر یہ واضح کیا کہ 25 میں سے کسی بھی ملک کو فہرست سے خارج نہیں کیا جائے گا۔ امریکہ نے کہا ہے کہ 2005ء تک امریکہ میں ساری اقوام کو رجسٹریشن کروانا ہوگی۔ اب تک 1200 افراد کو امریکہ میں غیر قانونی رہائش کی وجہ سے گرفتار کر لیا گیا ہے۔

بھارت روس دفاعی معاہدہ بھارت اور روس کے درمیان دفاعی تعاون کا تاریخی معاہدہ طے پا گیا ہے۔ معاہدے پر دستخط ماسکو میں روسی اور بھارتی وزراء دفاع کی بند کمرے میں ملاقات کے دوران کئے گئے بھارتی وزیر دفاع جارج فرنینڈس نے کہا ہے مذاکرات میں تمام امور کا احاطہ کیا گیا ہے فوجی تعاون میں ففتھ جنریشن طیاروں اور راکٹوں کی مشترکہ تیاری بھی شامل ہے۔

امریکہ کے نئے تفتیشی مراکز امریکہ نے عراق کے خلاف ممکنہ جنگ کے دوران جنگی قیدیوں کیلئے کیوبا میں قائم بدنام زمانہ تفتیشی مرکز گوانٹانامو میں نیا سیکورٹی بلاک تعمیر کیا ہے۔ اس وقت 41 ممالک کے 620 قیدی موجود ہیں ان قیدیوں سے طالبان اور القاعدہ کے نیٹ ورک سے متعلق مفید معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ یہ قیدی کسی بھی قسم کی قانونی امداد کے بغیر تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ تفتیشی مرکز کے امریکی سربراہ جنرل جیفری نے کہا کہ ان قیدیوں کی رہائی سے عالمی امن خطرے میں پڑ جائے گا۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں اہم کامیابی حاصل کر لی گئی ہے۔ گوانٹانامو میں خودکشی کی کوششوں کے بعد پہرہ سخت کر دیا گیا ہے۔

اسلحہ کی موجودگی خطرہ کا باعث روس کے نائب وزیر خارجہ سیماووف نے کہا ہے کہ پاکستان میں اسلحہ کی موجودگی خطرناک ہے وہاں القاعدہ والوں کا بھی آنا جانا ہے۔ صدر پرویز مشرف سے اس بارے میں بات ہو گی۔ پاکستان سے تعلقات بہتر بنائیں گے لیکن روایتی حلیف بھارت کی قیمت پر نہیں۔

موجودہ دور کے منگول عراقی صدر صدام حسین نے کہا ہے کہ امریکی اس دور کے منگول ہیں۔ حملہ کیا تو انہیں خودکشی پر مجبور کر دیں گے خلیجی جنگ کے بارہ سال پورے ہونے پر عراقی قوم سے خطاب کرتے ہوئے صدر صدام حسین نے کہا کہ عراق کے عظیم فرزندوں' سپاہیوں اور عظیم عوام کی قربانیوں سے جنگ کے بعد ایک نیا عراق جنم لے گا۔

آئیوری کوسٹ میں امن کی کوششیں فرانس میں آئیوری کوسٹ کی حکومت' حزب اختلاف اور باغیوں کے درمیان خانہ جنگی ختم کرانے کیلئے بات چیت جاری ہے۔ مذاکرات میں 3 باغی گروپوں' حزب اختلاف اور حکومت کے نمائندوں سمیت 10 وفود شرکت کر رہے ہیں۔ باغیوں کا مطالبہ ہے کہ صدر حکومت چھوڑ کر نئے انتخابات کا اعلان کریں۔

امریکی فوج کولمبیا پہنچ گئی کولمبیا میں خانہ جنگی سے نمٹنے اور فوج کو باغیوں سے بچانے کیلئے اور کولمبین فوج کو تربیت فراہم کرنے کیلئے درجنوں امریکی فوجی کولمبیا پہنچ گئے ہیں۔

لیبیا کی مخالفت کینیڈا کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ کینیڈا کی حکومت لیبیا کو اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے ادارے کا سربراہ بننے کی مخالفت کرے گا۔ کیونکہ لیبیا کا انسانی حقوق کا ریکارڈ اچھا نہیں۔ اس لئے وہ عہدے کیلئے غیر موزوں ہے۔

عراق کی فتح کے بعد حکمرانی کا منصوبہ امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ بش انتظامیہ اس منصوبہ پر کام کر رہی ہے کہ عراق کو فتح کرنے کے بعد امریکی جنرل اس پر ایک عرصہ تک حکمرانی کرینگے اور عراق کی تعمیر نو شروع کی جائے گی۔

عراق کے خلاف کارروائی امریکی صدر جارج بش نے کہا ہے کہ 27 جنوری عراق کے خلاف کارروائی کے فیصلے کیلئے اہم تاریخ ہوگی۔ بی بی سی کے مطابق امریکی صدر نے کہا کہ اقوام متحدہ کے انسپکٹر اس روز سلامتی کونسل کے سامنے عراق کے بارے میں رپورٹ پیش کرینگے۔ عراق نے ہتھیار بنانے ترک نہ کئے تو امریکہ اتحادیوں سمیت عراق کو سبق سکھائے گا۔

حکومت الٹنے کا منصوبہ ٹائم میگزین میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق عرب ملکوں کے رہنما ایک ایسے منصوبے پر بحث کر رہے ہیں جس کے تحت عراق کے صدر صدام حسین کی حکومت کو برطرف کر کے بغداد میں کسی نئی حکومت کا قیام عمل میں لایا جا سکے۔ منصوبے کے درپردہ سعودی عرب ہے۔ عراق کے جرنیلوں کو مشورہ دیا جا رہا ہے کہ صدام کا تختہ الٹ دیں۔

شمالی کوریا کا ایٹمی بحران شمالی کوریا کے ایٹمی بحران کے حوالے سے بڑھتی ہوئی کشیدگی کے پیش نظر امریکہ اور جنوبی کوریا نے خطے میں جنگ کی منصوبہ بندی شروع کر دی ہے۔ جنوبی کوریا کے نومنتخب صدر نے کہا ہے کہ امریکہ شمالی کوریا سے مذاکرات کی راہ ہموار کرے۔

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

سوموار	20 جنوری	زوال آفتاب	12-19
سوموار	20 جنوری	غروب آفتاب	5-33
منگل	21 جنوری	طلوع فجر	5-40
منگل	21 جنوری	طلوع آفتاب	7:06

مل جل کر ملکی ترقی واستحکام کیلئے کام کرنا چاہئے

صدر مملکت جنرل مشرف نے کہا ہے کہ پاکستان دہشت گردی کے خلاف عالمی مہم میں شامل رہے گا۔ اور دہشت گردوں کا قلع قمع کرنے کی مہم بھی شروع رہے گی۔انہوں نے کہا کہ کوئی دین یا مذہب ایسی کارروائیوں کی اجازت نہیں دیتا۔ ایسا کرنے والے بزدل ہیں اور پاکستان کے دوست نہیں ہو سکتے۔انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان کے تمام شہریوں کو بلالحاظ مذہب مل جل کر ملکی ترقی اور استحکام کیلئے کام کرنا چاہئے۔

نواز شریف کی وطن واپسی پر کوئی پابندی نہیں

وفاقی وزیر اطلاعات شیخ رشید احمد نے کہا ہے کہ سابق وزیر اعظم نواز شریف ایک معاہدے کے تحت سعودی عرب گئے۔ اس معاہدے پر ان کے دستخط بھی موجود ہیں۔نواز شریف نے بیرون ملک جا کر ملکی سیاست میں اپنا کردار خود ہی محدود کر لیا ہے اگر وہ ملک میں ہوتے تو سیاسی روش مختلف ہوتی۔مگر انہوں نے جیل کی بجائے محل کا انتخاب کیا میں پہلے بھی یہ چاہتا تھا کہ وہ ملک میں واپس آ جائیں اور آج بھی ان کے واپس آنے پر کوئی پابندی نہیں ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ ملک کے استحکام کو نہ خطرہ پہلے تھا نہ آج ہے اور نہ آئندہ ہوگا۔

سود میں معافی کا اعلان سرحد حکومت نے کوآپریٹو

بینک کے نادہندگان کے ذمے واجب الادا قرضوں پر سود کی رقم معاف کرنے کا اعلان کیا ہے جن سے 30 ہزار خاندان مستفید ہونگے۔ نادہندگان کے ذمے اصل زر کی مد میں 21 کروڑ سے زائد اور سود کی 17 کروڑ روپے سے زائد واجب الادا ہیں۔

حکومت پولیس کی اصلاح نہیں کر رہی لاہور

ہائی کورٹ نے قرار دیا ہے کہ پولیس کی اصلاح کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔مگر محسوس ہوتا ہے کہ حکومت اپنی یہ ذمہ داری نبھا نہیں پا رہی۔ بادی النظر میں ضلعی حکومتوں کے عہدیدار اور بعض دیگر عوامی نمائندگان پولیس کو اپنے مقاصد کیلئے استعمال کر رہے ہیں۔

لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001ء میں ترمیم

حکومت پنجاب نے لوکل گورنمنٹ آرڈیننس مجریہ 2001ء میں ایک ترمیم کی منظوری دے دی ہے۔جس کے تحت تحصیل ناظمین اور یونین کونسل ناظمین کے خلاف بھی 30 جون 2003ء تک تحریک عدم اعتماد نہیں لائی جا سکے گی۔ اس ترمیم کی منظوری وزیر اعلیٰ پنجاب کی زیر صدارت ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں دی گئی۔انہوں نے کہا کہ اب اراکین اسمبلی اور ناظمین مشترکہ کوششوں سے عوام کی فلاح کیلئے اپنا بھرپور کردار ادا کر سکیں گے۔انہوں نے کہا کہ ان کی حکومت ضلعی حکومتوں کے نظام کو مستحکم بنیادوں پر کھڑا کرنے کے ساتھ ساتھ اس نظام کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کا بھرپور عزم رکھتی ہے۔

گزشتہ تین سال پاکستان کی تاریخ کے اہم سال تھے

صدر جنرل مشرف نے کہا کہ گزشتہ تین سال پاکستان کی تاریخ میں بڑے اہم اور فیصلہ کن تھے جن کے دوران پاکستان کو درپیش بے شمار چیلنجوں کا کامیابی سے سامنا کیا گیا۔ان خیالات کا اظہار انہوں نے کور ہیڈکوارٹر لاہور میں گریژن آفیسروں سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اکتوبر 1999ء کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے صدر جنرل مشرف نے کہا کہ پاکستان عالمی تنہائی کا شکار تھا حکومت اپنا جواز کھو چکی تھی۔ کرپشن کا [illegible] نے تین سال میں اقتصادی حالت بہتر بنائی۔ ملک کو مشکلات سے نکالا اور آج ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔انہوں نے کہا کہ اصلاحات ایک مسلسل عمل ہے اور اب یہ منتخب حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اصلاحات کا عمل جاری رکھیں تا کہ عام آدمی کو فائدہ پہنچ سکے۔

دورہ امریکہ سے پاکستانیوں کی مشکلات کم ہونگی

وزیر خارجہ خورشید محمود قصوری نے کہا ہے کہ ان کے دورے سے پاکستان اور امریکہ کے درمیان دوستانہ تعلقات مستحکم ہوں گے۔ پاکستانیوں کی مشکلات میں کمی ہو گی' تنازع کشمیر کے حل اور جنوبی ایشیا میں روایتی ہتھیاروں کے عدم توازن کو دور کرنے کیلئے تبادلہ خیال ہوگا۔ فرانسیسی وزیر خارجہ سمیت سلامتی کونسل کے رکن ممالک کے وزرائے خارجہ سے نیویارک میں ملاقات کی جائے گی۔ وہ عنقریب برطانیہ کا سرکاری دورہ بھی کرینگے۔ ہم عراق کا بحران اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق طے کرنے کی حمایت کرینگے۔کشمیر کے بارے میں بھی سلامتی کونسل کی قراردادوں پر عملدرآمد کرنا ہوگا۔ وہ صحافیوں سے گفتگو کر رہے تھے۔

جرائم کنٹرول نہ کر سکنے والے افسر کو بھی سزا ملے گی

وزیر اعلیٰ پنجاب نے صوبائی دارالحکومت سمیت دیگر علاقوں میں ہونے والی ڈکیتیوں اور سنگین جرائم کا سخت نوٹس لیا ہے۔اور پولیس افسران کو انتباہ کیا کہ وہ اپنے علاقوں میں جرائم پر قابو پائیں اور امن وامان کی صورتحال بہتر بنانے کیلئے جرائم پیشہ لوگوں اور ان کی پشت پناہی کرنے والوں کے خلاف سخت ایکشن لیں۔ اس میں کوتاہی اور غیر ذمہ داری کے مرتکب افسروں اور سرکاری اہلکاروں کو بھی سزا ملے گی۔

سیاست دان مارشل لاء کی راہ ہموار کر رہے ہیں

وفاقی وزیر اطلاعات شیخ رشید نے کہا ہے کہ کچھ سیاستدان پارلیمنٹ سے استعفیٰ کی دھمکیاں دے کر مارشل لاء کی راہ ہموار کرنا چاہتے ہیں۔مجلس عمل جمالی کے ساتھ رہتی تو فوج آسانی سے بیرکوں میں چلی جاتی۔ وہ "استحکام پاکستان اور جمہوریت کے تقاضے" کے موضوع پر لیکچر دے رہے تھے۔

احتساب عدالتوں کے چھ جج فارغ وزیر اعظم

میر ظفر اللہ خان جمالی نے احتساب عدالتوں کے 6 ججوں کی مدت ملازمت میں توسیع کیلئے بھیجی جانے والی سمری مسترد کر دی ہے جس کے باعث کراچی' پشاور اور کوئٹہ کی احتساب عدالتوں کے 6 جج اپنی ذمہ داریوں سے فارغ ہو گئے ہیں۔ان چھ ججوں کو فوری طور پر چارج چھوڑنے کا حکم دیا گیا ہے۔

کاغذات نامزدگی کے ساتھ پارٹی ٹکٹ بھی لائیں

چیف الیکشن کمشنر نے سینٹ کے انتخابات میں حصہ لینے والے امیدواروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے کاغذات نامزدگی کے ساتھ پارٹی ٹکٹ' اپنی جماعت کے سربراہ کا جاری کردہ سرٹیفکیٹ منسلک کر دیں' ایک ہدایت میں انہوں نے ریٹرننگ افسروں سے کہا کہ آزاد امیدواروں کے علاوہ جو امیدوار اس ہدایت پر عمل نہیں کرتے ان کے کاغذات نامزدگی قبول نہ کئے جائیں۔

ضمنی انتخابات میں کامیابی وناکامی قومی و

صوبائی اسمبلیوں کے ضمنی انتخابات میں حکمران اتحادی جماعتوں کے امیدواروں کو بھاری اکثریت سے کامیابی ملی۔ مسلم لیگ ق نے پنجاب میں مسلم لیگ ن اور پیپلز پارٹی کی چھوڑی ہوئی نشستیں جیت لی ہیں۔مجلس عمل نے ق لیگ کی ایک قومی نشست حاصل کر لی۔ پنجاب اسمبلی میں مجلس عمل اپنی خالی کردہ نشست سے محروم ہوگئی۔لیکن مسلم لیگ نے ایک صوبائی نشست حاصل کر کے حساب برابر کر دیا۔

شدید دھند سے کاروبار زندگی متاثر ملک کے

بیشتر علاقے بدستور شدید سردی کی لپیٹ میں رہے۔ لاہور سمیت پنجاب کے تمام میدانی علاقوں میں مطلع جزوی طور پر ابر آلود رہا۔جبکہ دھند کا سلسلہ ابھی جاری ہے۔ دوپہر کے وقت سورج دھند اور بادلوں کی اوٹ سے نکلنے کی کوشش کرتا رہا۔سہ پہر دھند پڑنی شروع ہوگئی اور رات کو ہر طرف دھند ہی دھند چھا گئی۔